عبداللطیف خالد چیمہ

اکیسویں ترمیم اور دہشت گردی!

سانحۂ پشاور پر پوری قوم ایک اکائی کی طرح غم زدہ ہے، منظر بھلانا ناممکن ہے! عسکری و سیاسی قیادت قومی ایکشن پلان پر متفق ہوئی اور پارلیمنٹ کے ذریعے آئین میں اکیسویں ترمیم ہوئی۔ فوجی عدالتوں کے قیام کی دو سال کے لیے منظوری دی گئی لیکن مطلق دہشت گردی کی بجائے مذہب و مسلک کے نام پر دہشت گردی کے مقدمات کو انسدادِ دہشت گردی کی فوجی عدالتوں میں لانے کا فیصلہ کیا گیا۔ جس پر جمعیت علماءِ اسلام اور جماعتِ اسلامی نے شدید تحفظات کا اظہار کیا اور ملک بھر کے اکثر مذہبی حلقوں نے کہا کہ ہر قسم کی دہشت گردی کی روک تھام ہونی چاہیے۔ کیونکہ دہشت گرد، دہشت گرد ہی ہوتا ہے وہ جس نام اور جس کام پر بھی اپنی کارروائیاں کرے، آئین کے مطابق پاکستان ایک اسلامی ریاست ہے لیکن سیکولر انتہا پسند اس بنیاد کو ہی مسمار کرنا چاہتے ہیں۔ عدالت عظمیٰ دوٹوک فیصلہ دے چکی ہے کہ ریاست کے اسلامی تشخص کو کسی ترمیم کے ذریعے تبدیل نہیں کیا جا سکتا۔ سپریم کورٹ نے فوجی عدالتوں کے قیام پر بھی ناپسندیدگی کا اظہار کیا جو عدلیہ کا حق ہے لیکن افسوس کہ تادمِ تحریر صورتِ حال یہ ہے کہ لسانی و علیحدگی پسندی کی تحریکوں اور بھتہ خوری کو ’’استثنا‘‘ حاصل نظر آرہا ہے۔ ایم کیو ایم اور بلوچستان میں وطنِ عزیز کے خلاف برسرِ پیکار قوتوں کی کارروائیوں، دہشت گردی، قتل و غارت گری کو نظر انداز کیا جارہا ہے۔ یہ مسئلے کا حل نہیں بلکہ مزید گھمبیر مسائل پیدا ہوں گے۔ ہم یہاں خالد عرفان کے تازہ اشعار نقل کر رہے ہیں:

آپ نے قانون میں ترمیم تو کر دی، مگر ... کیا بلاتفریق دہشت گرد مارا جائے گا؟
آپ کی نظروں میں ہم سارے ہی دہشت گرد ہیں ... اس طرح تو قوم کا ہر فرد مارا جائے گا
ہوشیار! اے عالمو! اے واعظو! اے مفتیو! ... داڑھیوں والا یہاں ہر فرد مارا جائے گا
اب سیاسی شرپسندوں کو مکمل چھوٹ ہے ... مذہبی اقدار کا ہمدرد مارا جائے گا
حکمرانوں کے مظالم کو اماں مل جائی گی ... شوقیہ ٹائپ کا دہشت گرد مارا جائے گا

توہین آمیز خاکے اور مسلم اُمّہ!

فرانس کے جریدے ’’چارلی ایبڈو‘‘ میں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے توہین آمیز خاکوں پر پاکستان سمیت دنیا بھر میں ردِ عمل فطری امر ہے۔ مسلمان اپنے اعمال کے اعتبار سے جتنا بھی کمزور ہو جائے لیکن جب بھی اور جہاں بھی تحفظ ناموسِ رسالت کا مرحلہ پیش آتا ہے وہ اپنا سب کچھ قربان کر دینے کے لیے تیار ہو جاتا ہے۔ چودہ صدیوں

کی تاریخ اس سے بھری پڑی ہے۔ اظہارِ رائے کی آزادی دنیا میں تسلیم کی جاتی ہے لیکن اس کے بے لگام ہونے کا تصور کہیں بھی موجود نہیں۔ اقوامِ متحدہ کا عالمی منشور بھی آزادی کے ساتھ کچھ پابندیاں عائد کرتا ہے، لیکن امریکہ و عالم کفر دنیا کے ایک چوتھائی کی آبادی کے ایمان وعقیدہ پر مسلسل حملہ آور ہے۔ آج کا طاغوت دنیا اور خصوصاً اہلِ اسلام کو زیر کرنے کے لیے کئی جہتوں سے حملہ آور ہے۔

انتہائی نامساعد حالات کے باوجود مسلمان اپنے عقیدے سے دستبردار نہیں ہوا اور ہم کسی صورت سرنڈر ہونے کے لیے تیار نہیں۔ 16/ جنوری 2015ء کو واشنگٹن میں اوبامہ اور کیمرون، اسلام کو زہریلے نظریات قرار دے کر اپنا استعماری زہر ظاہر کر چکے ہیں۔ اسلام زہریلے نظریات کا حامل نہیں بلکہ خطرناک ترین زہر کا تریاقِ حقیقی ہے۔ طاغوت یا دشمن سمجھتا ہے کہ دنیا میں رکاوٹ مذہبی طبقات کی طرف سے ہے، جس کے نتیجے میں افغانستان سے اسے جانا پڑ رہا ہے اور غصہ پاکستان پر نکالا جا رہا ہے۔ موجودہ صورتحال میں ہمیں آقائے دو جہاں خاتم النبیین سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ پاک، مشکل حالات میں اسوۂ نبوی ﷺ اور طریقِ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کا بغور مطالعہ کرنا چاہیے۔ بخاری شریف کی حدیث مبارکہ اس طرح ہے کہ

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک جماعت ہمیشہ ایسی رہے گی جو اللہ کے حکم کو تھامنے والی ہے، ان کو وہ لوگ نقصان نہیں پہنچا سکتے جو اُن کی رسوائی کے پیچھے پڑیں گے اور نہ وہ لوگ جو ان کی مخالفت میں رہیں گے یہاں تک کہ اللہ کا حکم اسی حالت میں آجائے۔ یعنی قیامت قائم ہوجائے۔

☆......☆......☆